ہماری نظم
مصنف: فراغ روہوی
مصور: فخرالدین
دوت

پہلی اشاعت	:	2016
تعداد	:	2000
قیمت	:	-/30روپے
سلسلۂ مطبوعات	:	1906

HAMARI NAZM

By: Faragh Rohvi

ISBN:978-93-5160-147-0

ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی، 110025
فون نمبر:49539000 فیکس:49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک 8، آر کے پورم، نئی دہلی، 110066 فون نمبر:26109746 فیکس:26108159
ای میل:urducouncil@gmail.com ای میل:ncpulsaleunit@gmail.com
ویب سائٹ:www.urducouncil.nic.in
طابع: سلاسار امیجنگ سسٹمس، C-7/5، لارنس روڈ، انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی۔ 110035
اس کتاب کی چھپائی میں 130GSM, Art Paper استعمال کیا گیا ہے۔

سچ ہو ہر ایک سپنا
ایسے رہیں وطن میں
جیسے ہیں گل چمن میں
دُنیا سے ہم ہوں آگے
میدانِ علم و فن میں
مقصد یہی ہو اپنا
سچ ہو ہر ایک سپنا
1

فخر ہمیں ہے
ہونٹوں پر ہے یہی کہانی
سات عجوبوں میں لاثانی
اِس کا کوئی بدل نہیں ہے
سارے جگ نے بات یہ مانی
فخر ہمیں ہے تاج محل پر
مرمر کی شہکار غزل پر

ہم کو آگے بڑھنا ہوگا
ہر حالت میں پڑھنا ہوگا
زینہ زینہ چڑھنا ہوگا
تعلیمی اِس دوڑ میں اب تو
ہم کو آگے بڑھنا ہوگا
ورنہ پیچھے رہ جائیں گے
سارا جیون پچھتائیں گے
3

جاگیں ہم
سورج کے ساتھ
سورج نے یہ دیا پیام
بانٹنے آیا ہوں میں کام
بستر چھوڑو اور لے لو
پہلے اپنے رب کا نام
ذہن نشیں کرلیں یہ بات
جاگیں ہم سورج کے ساتھ

کاش!
کہ سارے انساں بھی
کیسے کیسے اُونچے پیڑ
ہرے بھرے پھل لادے پیڑ
ثمر نہیں جس پر وہ بھی
سب کو سایہ بانٹے پیڑ
کاش! کہ سارے انساں بھی
پیڑوں جیسے ہو جاتے
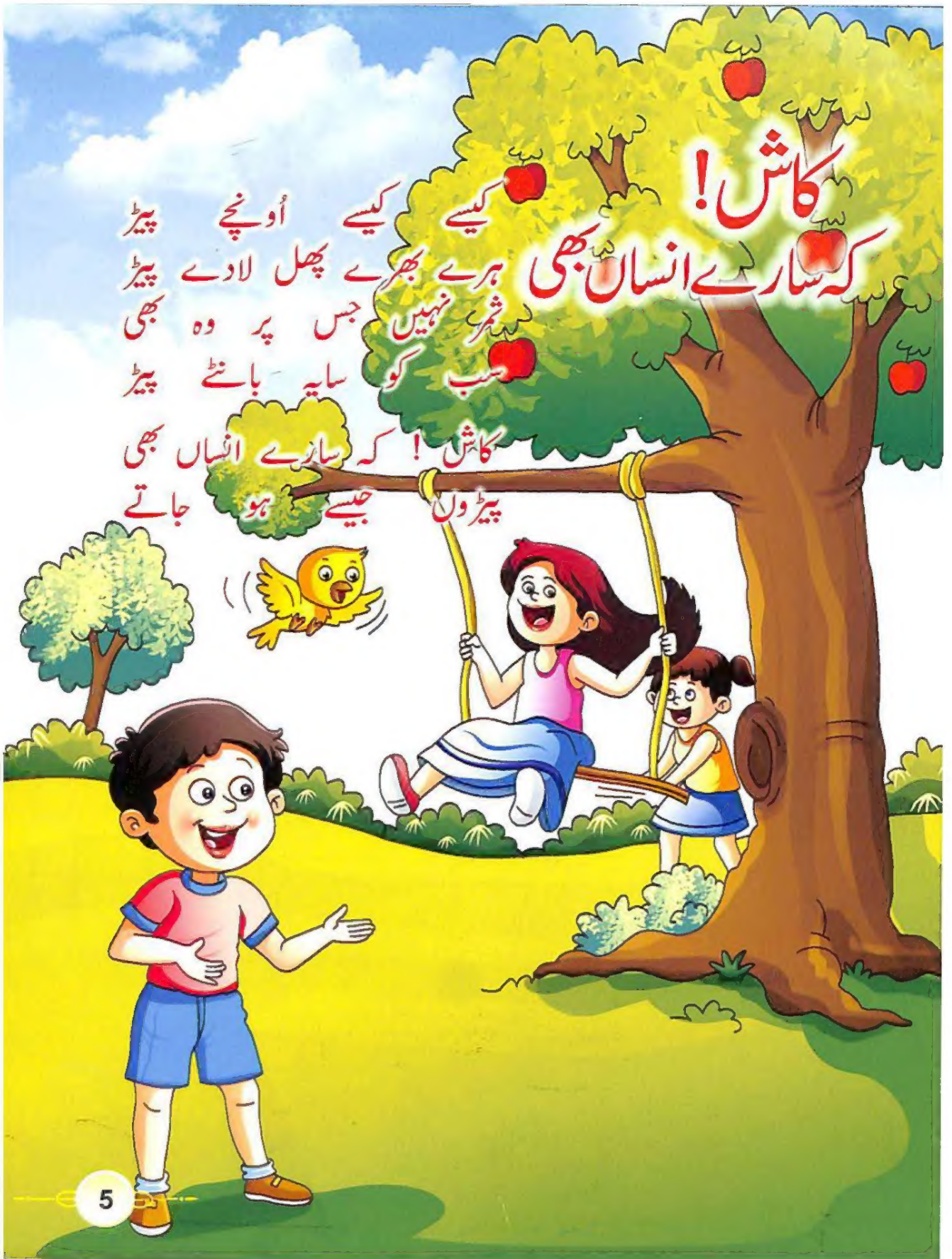
اپنالیں ہم یہ دستور

سات سمندر پار بھی جائیں
وہاں سے بھی کچھ سیکھ کے آئیں
اور وہاں کی اچھی باتیں
دیش کے لوگوں میں پھیلائیں

اگر ترقی ہے منظور
اپنا لیں ہم یہ دستور

ذہن تھکا ہے
موسم آیا چھٹّی کا
ہر لمحہ بے فکری کا
کھیل کوئی ہم کھیلیں گے
ہر دن اپنی مرضی کا
ذہن تھکا ہے پڑھ لکھ کر
عیش کریں گے اب جی بھر

اپنالیں ہم یہ دستور
سات سمندر پار بھی جائیں
وہاں سے بھی کچھ سیکھ کے آئیں
اور وہاں کی اچھی باتیں
دیش کے لوگوں میں پھیلائیں
اگر ترقی ہے منظور
اپنا لیں ہم یہ دستور

ذہن تھکا ہے
موسم آیا چُھٹی کا
ہر لمحہ بے فکری کا
کھیل کوئی ہم کھیلیں گے
ہر دن اپنی مرضی کا
ذہن تھکا ہے پڑھ لکھ کر
عیش کریں گے اب جی بھر
7

خوشبو دینے والے پھول

سرخ ، عنابی ، کالے پھول
خوش رنگ اور نرالے پھول
لیکن سب کو بھاتے ہیں
خوشبو دینے والے پھول

خوشبو اِن کی خوبی ہے
ہم میں بھی کچھ خوبی ہے

گرمی دُم دبا کر بھاگی

آیا بارش کا موسم
رم جھم، رم جھم، چھم چھم چھم
گرمی دُم دبا کر بھاگی
گونجی بوندوں کی سرگم

سختی جب سہہ جاتے ہیں
تب ہی راحت پاتے ہیں

اب انساں مجبور نہیں
ایسے بھی دن آئیں گے
چاند نگر میں جائیں گے
چھٹّی کے دن میں ہم سب
پکنک وہاں منائیں گے
وہ دن ہرگز دُور نہیں
اب انساں مجبور نہیں

خوشیوں کی بوچھار کا دن
کل سے جانا ہے اسکول
رہو نہ کھیلوں میں مشغول
سورج دیکھو ڈوب چلا
کپڑے بدلو، لگ گئی دھول
گزر گیا اتوار کا دن
خوشیوں کی بوچھار کا دن

وقت گنوانا ٹھیک نہیں

جب دیکھو بس ہیڈ اور ٹیل
کرتے ہیں جو دن بھر کھیل
پاس کہاں وہ ہوتے ہیں
ہو جاتے ہیں آخر فیل

وقت گنوانا ٹھیک نہیں
اور پچھتانا ٹھیک نہیں

ہر حالت میں
ماں ٹھہری
ہم کو راحت دینے والی
ہر دُکھ خود سہہ لینے والی
ہر حالت میں ماں ٹھہری ہے
گھر کی نیّا کھینے والی
کرتے رہیں ہم ماں کی خدمت
اِن کے پاؤں تلے ہے جنت

چاند کے مثل
سورج ڈوبا، نکلا چاند
بالکل چاندی جیسا چاند
دھرتی کو روشن کرنے
کتنا اُجالا لایا چاند
اک دن ہم بھی چاند کے مثل
دُور اندھیارا کر دیں گے

یاد رہے

ملا کتابوں سے پیغام
اِس سے ہوگا نیک انجام
دین دھرم سے ہو کے پرے
ہر انساں کے آئیں کام
یاد رہے یہ بات سدا
سب کو بھائے گی یہ ادا

صورت سے کیا لینا
بھولی بھالی ہے کوئل
بڑی نرالی ہے کوئل
صورت سے کیا لینا جی
مانا کالی ہے کوئل
اِس کے تو بس سنئے گیت
سب کا دل لیتی ہے جیت
16